© rasailojaraid.com

دنیا کے تھے جتنے جھوٹے رشتے
کی ان کی ہمیشہ تو نے تحقیر

شیرازۂ دین کو اس سے جکڑا
قدرت سے ملی تجھے جو زنجیر

گم کردۂ آشیاں پرندے
فتراک کے تیرے اب ہیں نخچیر

دی تو نے خودی کی تیغ براں
مسلم نہیں اب رہینِ شمشیر

جز ذوقِ یقیں بنایا تو نے
تقریر فضول، لغو تحریر

ایوانِ یقین ہل رہا تھا
کی تیرے قلم نے اس کی تعمیر

قدرت کے عجیب ہیں کرشمے
کہتے ہیں اسی کو دیکھو تقدیر

پالا جو گیا تھا بت کدے میں
مسجد[1] میں بنا وہ پیروں کا پیر

نورِ دلِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم مبارک
ہے قبر کی جس سے تنویر

سالار کا اپنے اب قدم چوم
اصحاب سے ان کے ہو بغل گیر

---

[1] یعنی لاہور کی شاہی مسجد میں ان کی آخری خوابگاہ تعمیر ہوئی ۱۲

غزل

(جناب الم مظفر نگری)

پھر کہاں یہ سرخوشی ساقی خمار آنے کے بعد
لا دیے جا متصل پیمانہ پیمانے کے بعد

کسوتِ مینا میں تو مے صرف موجِ برق تھی
بن گئی کچھ اور شے ہونٹوں تک آجانے کے بعد

سازِ الفت بڑھ سکا اب تک نہ سوزِ حسن سے
شمع محفل صبح تک جلتی ہے پروانے کے بعد

بیخودیِ غم میں تھے جلوے کئی پیشِ نظر
کچھ نظر آتا نہیں اب ہوش آجانے کے بعد

صبر لازم ہے ابھی اے تشنہ کامانِ سرور
خم کی باری آئے گی شیشے کے پیمانے کے بعد

شمع محفل کی زباں پر تو صلائے عام تھی
کیوں نہ اٹھا کوئی بزمِ غم سے پروانے کے بعد

روزِ اول سے یہی ہے سنتِ بزمِ جنوں
صدرِ محفل ہو یہاں دیوانہ دیوانے کے بعد

© rasailojaraid.com